قیمت سالانہ ۲ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۳۸

گلدستہ اخبار

بولن میں بغاوتوں کا بڑا بھاری خدشہ پڑ رہا ہے اس کے انسداد کے لئے فوجی تجاویز کی جا رہی ہیں۔

آرمینیا میں ٹرکی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے۔ ارمنیوں کے ساتھ لڑائی میں اُن کے پاس بندوقوں اور کارتوسوں کی بڑی قلت تھی۔

خبر ہے کہ جرمن پسپائی کی بے ترتیبی میں ہزاروں جرمن سپاہی میدان سے فرار ہو گئے۔ اور بلجیم میں بھیس بدل کر آوارہ پھرا اور جنگلوں میں چھپ رہے ہیں۔

آئی سی۔ ایس امتحان جو حال ہی میں لندن میں ہوا اس میں میسرز سی ڈی بسکمبہ۔ ایس کے سنہا کے سی چند۔ ایس جی سینو دائن اور ایس لال پہلے پانچ درجوں میں پاس ہوئے۔

میسرز آر این بنرجی اور وی این بھانڈ اُن کے بعد کے درجوں میں پاس ہوئے۔

امریکن فوجیں آرکینجل میں پہنچ گئی ہیں۔

مدراس میں لوٹ مار اگرچہ کم ہے تو بھی لوگ اکثر موقعہ دیکھتے رہتے ہیں۔

اخبار ڈیلی اکسپریس کا گمان ہے کہ روس کے بولشیویکیوں نے روس کی ملکہ اور اُس کی چار بیٹیوں کو مروا ڈالا ہے

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ روس کی ٹوڈ وگر ملکہ محفوظ ہے

دھلی میں پارچہ فروشوں نے لٹھے اور روئی پر سٹہ شروع کر دیا ہے۔

دھلی میں لٹھا ململ ۳۴ وسٹ ۳۳ ریسٹ ۳۲ روپیہ تھان بکتا ہے۔ اور روئی روپیہ کی پانچ چھٹانک۔

کلکتہ کے ایک مارواڑی لالہ کیشو رام پودھار نے ۶۶½ لاکھ روپیہ کے جنگی تمسکات خریدے ہیں۔

اکثر اخباروں اور ہندوستانی ممبروں کی رائے ہے کہ جرمن مشرقی افریقہ میں جو ہماری سرکار نے فتح کیا ہے ہندوستانیوں کو آباد کیا جائے۔ کیونکہ ہندوستانی فوج نے اسکو فتح کیا ہے۔

جرمن اخبارات کو سرکاری طور پر ہدایتیں ہوئی ہیں کہ وہ پبلک کو اس بات کے لئے تیار کریں کہ پبلک ہینڈنبرگ کو چھوڑ دے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ ہنڈنبرگ لائن وہ نہیں ہے جس پر جرمن کوئی فیصلہ کن لڑائی کرے گا۔

افسوس ہے کہ ہمارے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج انفلوانزا اور سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ خدا جلد شفا بخشے!

ماہ اگست میں انگلستان کی برآمد میں ۶۲۸۱۴۷۸ پونڈ کی کمی اور درآمد میں ۹۰۰۷۵۲۳ پونڈ کی زیادتی ہوئی بالمقابل گذشتہ سال کے ماہ اگست کے

گرینڈ فلیٹ (جہازی بیڑہ) معائنہ کرنے کے بعد حضور ملک معظم نے کمانڈر انچیف کو مبارکبادی کا تار دیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

فطرت سے فطرت کے خدا کی شناخت

(۶)

(اڈیٹر کی غیر حاضری کے سبب جزئیات درج نہیں ہوئیں)

(معزز ناظرین! گذشتہ ہفتہ بوجہ طبیعت کی ناسازی اور ناموزونیت کے میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھ سکا اور یوں یہ سلسلہ قدرے شکستہ ہو کر مضمون غیر مکمل رہ گیا تھا۔ امید ہے کہ آپ صاحبان معذور فرمائینگے۔ اسی سلسلہ میں یہ مضمون بغرض تکمیل پھر درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر)

گذشتہ تمام بیانات سے ظاہر ہے کہ عضوی ارتقاء کی کل تاریخ مذکورہ بالا اور کچھ نہیں۔ مگر ایک ذی شعور اور فی نفسہٖ رہنمائی کرنے والی اور اپنے ہی اندر نشو و نما اور خلق کرنے والی ایسی طاقت کی تاریخ ہے جو اپنے ماحولات پر حکمرانی کرتی اور اُن کو اور مادہ کو ایسے طور پر استعمال کرتی ہے کہ وہ اُس کے حکم سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ پروٹوپلازم سے لیکر انسان تک یہ طاقت متواتر اور مسلسل ہمیشہ اوپر کی طرف ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور اس ترقی میں وہ اُن تمام اشیاء سے جنہیں وہ پیچھے چھوڑتی ہے ہر ایک مفید اور قیمتی عنصر لیتی اور جذب کرتی چلی جاتی ہے اور جو چیزیں اُن کو نئی ملتی جاتی ہیں اُن میں سے بھی اپنے اقتضائے طبیعت اور موزونیت حالات کے مطابق لیتی اور اپنا جزو بناتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً انسان اپنے جسم نامی اور طبعی طاقتوں کو حیوانات ہی کی طرح اپنے ارد گرد کے عناصر اور حالات سے لیتا اور اپنے موزوں کرتا ہوا بتدریج حیوانات سے علیحدہ ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ مگر اُس کی اعلیٰ فطرت اُن تمام طبعی اور حیوانی جوہروں کو جو حیوانات مطلق میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے اندر قائم رکھتی ہے۔ اور اپنی ترقی کی ہر ایک منزل پر رفتہ رفتہ پہنچتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یوں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی اس ترقی کی سیڑھی کے ہر ایک ڈنڈے پر انسان کی مادیت بتدریج روحانیت میں ترقی کرتی اور تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ترقی کا در اصل ایک عظیم و عمیق ہے۔ جو عام طور پر انسان میں بمشکل اور بہت مدھم نظر آتا ہے۔ مگر ان لوگوں میں جو خدا رسیدہ ہیں زیادہ واضح اور روشن دکھائی دیتا ہے اور سب سے اعلےٰ مثال خداوند مسیح کے جسم میں پائی جاتی ہے۔ مسیح کے جسم کی متفرق حالتوں اور زمانوں میں اسکا معائنہ کرو اور مردوں میں سے جی اُٹھنے سے پہلے اور بعد کے جسموں کے درمیان مقابلہ کرو۔ اور پولوس رسول کے اُس بیان پر بھی غور کرو۔ جہاں وہ کہتا ہے کہ خدا جس نے مسیح کو جلایا وہ تمہارے فانی بدن کو بھی جلالی بنا سکتا ہے۔ غرضیکہ عضوی ارتقاء میں جوں جوں ہم اوپر کو چڑھتے جاتے ہیں توں توں ہم مادہ سے ہٹ کر روحانیت کے درجہ پر پہنچتے چلے جاتے ہیں۔ روحانیت حاکم اور مادیت اس کی محکوم اور خادم بنتی چلی جاتی ہے اور آخر کو ہم ایک ایسی حکمران اور مخدوم ہستی تک پہنچ جاتے ہیں جو روحانی اور ذی ہوش اور با اختیار اور مادہ اور قوت کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے والی نظر آتی ہے اور یہی ہستی فطرت کا خدا ہے۔ (خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا)

اب آؤ ہم عضوی اور غیر ذی عضوی عالم کے ارتقائے مذکورہ بالا پر ایک اور پہلو سے غور کریں۔ ہم اس کل ارتقائے عالم کے اندر بعض خاص باتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس عالم کی ترکیب میں ایک دانائی سے مقرر کیا ہوا انتظام اور ترتیب۔ عدم سے ہستی اور ادنےٰ سے اعلےٰ کی طرف میلان اور ایک خاص مقصد پایا جاتا ہے۔ سائنس بتاتا اور معائنہ ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ فطرت کے تمام ذرہ سے آفتاب تک ہر ایک مرکب میں اور اس کی ترکیب میں نہایت دانائی ہے۔ اور سوچ سمجھ سے کیا ہوا انتظام اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ یہ فطرت ایک زندہ اور ذی عقل عضوی کلیت ہے جس کی ہر ایک جزو اور عضو میں اعلیٰ درجہ کی خوبصورتی ہے۔ اور موزونیت۔ عمدگی اور نفاست اور باہمی افادہ و استفادہ کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ اور ان باتوں سے ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ عالم کے تمام متفرق قسم کے ظہورات کے بطون میں اور پس پشت ایک واحد مالک اور حکمران اصول کام کر رہا ہے۔ اور اسی کی موجودگی اور حضوری کل پر حاوی اور کل کی جزو جزو کے اندر ساری ہے۔ اور یہی اصول ذی شعور کل کے تمام اجزا کو باہم متحد اور ایک نقطہ پر ہم مرکز کئے ہوئے ہے۔ اس امر مذکورہ اور مسئلہ ارتقاء پر غور کرنے سے دوسرا امر جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ طبیعت عالم میں ایک خاص قسم کا میلان پایا جاتا ہے۔ جو اشیاء کے عدم سے اُن کی ہستی اور موجودگی تک اور ان کی موجودگی سے اُن کے فضائل اور قابل افادہ ہونے تک آگے اور اوپر کی جانب ترقی اور صعود پا رہا بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے اور جو اپنے نصب العین کی جانب بتدریج پہنچ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں بے شمار پیچیدگیاں اور جوڑ توڑ بھی پائی جائیں جنکا سمجھنا انسان کے احاطۂ امکان سے پرے ہے۔ اور اس عمارت کے تہ خانہ میں بھول بھلیاں بھی

جہاں انسان داخل ہو کر گمراہ ہو جائے۔ چنانچہ یہی حال ہے بھی - اور اگرچہ اس میں جابجا ترقی اور تنزل کے آثار بھی پائے جاتے ہیں - تو بھی اس دنیا کی ترکیب کا یہ خاصہ نظر آتا ہے کہ اس کی ان گوناگوں صورتوں اور بوقلموں ظہورات میں بھلائی پیدا کرنے اور اس کو قائم رکھنے کا اور جو کچھ برا ہے اس کو خارج کر دینے کا عمل اور استوار رجحان پایا جاتا ہے - ان امور سے نظر پھیر لینا اس حقیقت سے انکار کرنا ہے کہ یہ عالم اچھا اور مفید ہے بہرکیف بات جو دونوں امور مذکورہ مافوقہ سے مستنبط ہوتا ہے - وہ وہ مقصد اور مدعا ہے - جو صانع کو کسی شے کی تصنیع سے ہوتا ہے - عالم کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی ترکیب اور انتظام اور اپنے میلان طبعی کسی نہ کسی مقصد کو پورا کر رہا ہے - انسان کا جسمی اور نفسی ارتقا اور اپنی قوت رہنمائی کے ماتحت اپنے نئے ماحولات کو اپنے حسب حال اور مفید مطلب بنا لینا اس امر کی بین دلیل ہے کہ انسان اپنی ترکیب کی ابتدا میں ذہن پر بطور اعلیٰ تصور یا اعلیٰ معراج کے موجود تھا بس ارتقائی مقصد کے دنیا کے اندر اور بالخصوص انسان کی ترکیب میں موجود ہونے کی ایسی دلائل اور اثبات پائے جاتے ہیں اور سائنس کو بھی مجبوراً اس بات کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے کہ عالم کے اندر ایک مقصد اور مدعا پایا اور تمام عالم کی اشیا اور ان کے عملوں کا میلان اسی مقصد کو پورا کرنے کی طرف ہے - جس کے لئے ان کے صانع نے ان کو بنایا اور منتظم کیا ہے - چنانچہ چارلس ڈارون صاحب کہتے ہیں کہ یہ تصور کرنا ناممکن ہے کہ یہ بڑی اور عجیب و غریب دنیا اتفاق سے پیدا ہوئی ہے - اور میرے نزدیک یہ بات خدا کی ہستی کی خاص دلیل ہے " اور پھر

برٹش ایسوسی ایشن کی سائنس اور علم طبعی کی شاخ کا پریذیڈنٹ ڈاکٹر بیکر کہتا ہے - جو شخص نہیں دیکھتا کہ جس بڑے بھاری سلسلہ کا ہم ایک حصہ ہیں اس میں ہماری ساری روحانی سرگرمیاں جبلی طور پر موجود ہیں تو اس نے فطرت کا مطالعہ بالنظر در بے فائدہ کیا " ایک اور عالم کہتا ہے کہ ارتقا کی بابت یہ کہنا کہ وہ نباتاتی اور حیوانی ترقی یا انسان کی کافی توضیح و تشریح ہے ایسا ہی ہے اس کہنے کے کہ اصول ارتقا چھینٹ بننے کے کارخانہ کی کافی تشریح ہے - جوں ہی کہ ہم اس امر کی تشریح کرنے کی کوشش کرتے کہ چھینٹ بننے کی مشین کے چکر کیوں گردش کرتے ہیں تو ہماری توجہ فوراً کارخانہ کے بنانے والے اور اس کے بنانے کی غرض و غایت کی جانب منعطف ہو جاتی ہے - مگر پھر بھی پارچہ سازی کی مشین کا مقابلہ فطرت کی اس بے حد عظیم الشان مشین کے ساتھ کرنا کیا کچھ حقیقت رکھتا ہے جس عالم کے اس متحدہ نظم و نسق - اس کی قدر و قیمت - باہمی افادہ و استفادہ اور اس حقیقت کا احساس کہ ہر ایک جز فرداً فرداً اور بہ حیثیت مجموعی اپنے ایک اعلیٰ مقصد اور مطمح نظر کی طرف آگے کو اور اوپر بڑھتی اور وسیع ہوتی چلی جاتی ہیں - اس امر کا پورا ثبوت اور کافی دلیل ہے کہ اس عظیم الشان اور پیچیدہ ہیچ اور فائدہ رساں مشین کا جو بے شمار گوناگوں اور بے حد بوقلمونی سے پر اور مرصع ہے بنانے والا اور ان کو باہم منتظم اور موزوں کرنے والی ایک بے حد دانا اور قادر اور وسیع اور بالارادہ ہستی ہے اور وہی اس فطرت کا خدا ہے -

---

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ مسٹر ڈبلیو وائی ایم سی اے کو عظیم الشان عطیہ - وحد سجابت متحدہ

میں سرگوجا ریاست کے مہاراجہ صاحب نے اپنے والد صاحب کی یادگار میں جو اس سال کے شروع میں رحلت فرما گئے ہیں ینگ منس کرسچین ایسوسی ایشن کے جنگی سپاہیوں کے لئے نئے انسٹیٹیوٹ کی خاطر پندرہ ہزار روپیہ کا بڑا بھاری عطیہ دیا ہے - یہ انسٹیٹیوٹ جبلپور میں تعمیر ہو رہا ہے - اور ایسوسی ایشن ہذا کی جنرل کونسل نے اس فیاضانہ عطیہ کے شکریہ اور قدر افزائی کی نظر سے اس انسٹیٹیوٹ کا نام "سرگوجا ہاؤس" رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے -

---

ترموتی کی جے! جے!! جے!!! اس عنوان سے ہمارے پر یہ بھراتہ گن زجیا تہ بھارتی جی نے ایک ذیل کا نوٹ شائع کرنے کے لئے بھیجا ہے جس کو ہم بجنسہ درج کر دیتے ہیں - وہ یہ ہے

ہے ترلوکی ناتھ ترموتی رٹ نتی آپ سے کون باہر ہے؟ کوئی آپ کو برہما وشنو مہیش کہہ رہا ہے کوئی ترونی جان کے گوتا دغوطہ لگا رہا ہے - کوئی ترمب کیشور (ترمکھ) دیوتا ہر بڑا بھاری تیرتھ خاندیش ضلع ناسک میں پانت میں ہے۔ لوگوں کا بشواس ہے کہ اسیر تیرتھ مکھ سے رنفات سر درب سے درشن دیتے ہیں - فضیلو لوگ ترلوچن کرکے جپتے ہیں - ہم رگ بتا - پوتر - پوتر اتما کرکے مانتے ہیں -

دھنیہ ہو کہ اس بڑے بھارتی سے لیڈر سناسی اشٹن ون برت ون برس ہوتے چلے جا رہے ہیں - تریزوکی ناتھی کا نوگرہ ہے - اب سنئے - ہمارے بھارتی ورتی لنبپ کی پہنچتا اس سے پرگھٹ ہو رہی ہے - کہ بھارتی کا منشین



ڈی پریسیٹ کے لئے ہو چکا ہے۔ تقدیس کی بدہی وار شک کانفرنس میں کیجا بگی

دوتیہ۔ بھیا امرسد ھوجی نے بڑے آنند کے ساتھ بھارتی کی سیوا کے لئے اتر دیا اُس کے لئے یہ بورڈ با اخیر باد کرتا ہے کہ گورونا تھ آپ نہانے والی بچیا نہیں۔

ترتیہ۔ باکی پد کے بانکے بھرتا (ٹپنہ نگری) پی جون صاحب تن من سے بھارتی کو جگہ دینے کو تیار ہو گئے۔ دھنیہ پربھو کے لال۔

کل ہماری فشن میں آپ دونوں سجنوں کی ادنتی کے لئے پرارتھنائیں کی گئیں۔ آپ لوگوں کی ہمارے سرکل اچاریہ مہاشئہ نے یوگیتا کا درشن کیا۔ کارن کہ آپ نے بوڑھے بھارتی کے ساتھ سہان بھوتی پرگٹ کی ہے۔ اب بھارتی (۱) اشبپ صاحب (۲) انیہ درریورنیڈ امرسدھوجی (۳) مسٹر پی جون صاحب ان تینوں کی جے مناتا ہے۔

پریہ بھارتی جی کو ہم وصنیہ یاد کرتے ہیں ہمارے بڑے بھرتا گن بھارتی جی نے اوپر کے نوٹ میں اپنے ہائی پریسیٹ ہونے کی نامزدگی (نومینیشن) کا جو درشن کیا ہے اُس کو پڑھ کر ہمیں بڑی پرسنتا اور خوشی ہوئی۔ اس کے لئے ہم پہلے اپنے ناصری ناتھ کے دوار اپنے سورگی پتا کا اور پھر بھارت درشی اشبپ صاحب کا دھنیہ باد کرتے ہیں کہ انہوں نے بوڑھے بھارتی کی شردھا اپنتہ ا در گیان انوسار اُس کی اس اتم اوپ گیہ پدوی پرستھاپت کرنے کا نیم کر لیا ہے۔ ہم تو اُن کے پہلے نوٹ ہی سے جان گئے تھے۔ کہ ہمارے پربھو میں بڑے بھائی کی بہت جلد قدر افزائی ہونیوالی ہے۔ اور جو آپ نے اپنے دمسل کی کہی تھی وہ تو کیول دنڈا اور وتھا پرنتو ہم ہر طرح سے آپ کی اور آپ کے مشن کے مہاپروں کی سیوا کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کارن کہ ہم اور آپ اُس پربھو کے انگ ہیں۔ اور اُسی میں ہو کر اس کے سیوک اور اُس کی انجیل (منگل سماچار) کے خادم ہیں۔ آشا ہے کہ بھارتی جی نورافشاں کی سیوا پہلے ہی کی طرح برابر کرتے رہیں گے اور اُس سے بھی بڑھ کر کرینگے۔ ہم اُن کی اُس سیوا کے لئے جو وہ نورافشاں دوارہ پربھو کی کرتے رہے ہیں اُن کو اپنے شکریہ کا ندرانہ پیش کرتے ہیں۔

مستورات کی حفظ صحت کے لئے ایسوسی ایشن کی قائمی مستورات کی حفظ صحت اور شیر خوار بچوں کے کثرت سے فوت ہو جانے اور بچوں کی پیدائش کے متعلق جو جو خطرناک واقعات اور مشکلات اس طبقے کو پیش آتے ہیں اُن کے انسداد کی اشد ضرورت ہندوستان میں محسوس ہو رہی ہے ان کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی مائیں صحت کے متعلق امور سے بالکل ناواقف ہیں اور وہ اکثر ایسی حالتوں میں رہتی ہیں جو بچوں اور اُن کی والدات کے لئے صحت کے نقطۂ خیال سے بالکل مضر بلکہ مہلک ہیں۔ انہیں ضرورتوں کو محسوس کر کے ایک ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے جس کی پریسیڈنسی ہر اکسلینسی لیڈی چیمسفورڈ جی۔ بی۔ ای۔ سی۔ آئی نے بڑی مہربانی سے قبول فرمائی ہے۔ اس ایسوسی ایشن کا پہلا کام یہ ہوگا کہ ایسا محکمہ کھولے جہاں ان ضروری امور کی مستورات کو تعلیم دیجاتے اور جو وہاں سے تعلیم پا کر ہندوستان کے شہروں اور گاؤں میں مستورات کے درمیان کام کریں۔

اس محکمہ کے متعلق مدرسے ان مدرسوں میں دو قسم کی تعلیم ہوا کرے گی۔ اول صحت کا معائنہ کرنے والیوں کی تعلیم۔ اور دوسرے ماؤں کی نگرانی کرنے والیوں کی تربیت۔ معائنہ کرنے والیوں کا کام یہ ہوگا کہ وہ زنانوں میں جا کر خصوصاً جہاں شیر خوار بچے ہوں اُن کا معائنہ کیا کریں گی۔ اور بچوں کی تندرستی اور حفظ صحت اور صفائی وغیرہ ان کی ماؤں کو ہدایات اور مشورے دیا کریں گی۔ اور ماؤں کی نگرانی کرنے والیوں کا کام دائیوں وغیرہ کے کاموں کا معائنہ کرنا اور ان کو ترقی دینا ہوگا۔ پہلی قسم کی معائنہ کرنے والیاں اگر دوسری قسم کے معائنہ کرنے والیوں کے علم اور فرائض سے بھی واقف ہونگی تو وہ طبقہ اناث کے لئے نہایت مفید ثابت ہونگی۔ وعلیٰ ہذا بالعکس۔ لہٰذا ان مدرسوں میں دونوں کورسوں کی تعلیم دیجایا کرے گی۔ اس مدعا کو پورا کرنے کے لئے دہلی کی نیکولسن سڑک پر مکانات کی تجویز بھی مکمل ہو گئی ہیں۔ جو طلبہ وہاں تعلیم پائیں گی وہ سب دہلی میونسپلٹی کے اندر لیڈی سلیقہ وزیٹروں کی زیر نگرانی رہینگی۔ ہر سال ماہ نومبر کی یکم سے شروع کر کے چھ مہینے تک تعلیم ہوا کرے گی۔ اور کورس چھ ماہ کا ہوگا۔ پہلے پہلے طلبا امیدوار رہینگی۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ اور کامیاب طلبہ کو ٹرینڈ سلیقہ انیڈ میٹرنٹی سوپروائزرز کے مستند ڈپلومے ملا کرینگے۔



مزید حالات دریافت کرنے کے لئے ڈاکٹر ایم آئی بالفور صاحب آنریری سیکرٹری کانفرنس آن ٹوڈرن ننٹ شملہ سے درخواست کرو۔

معافی

گناہوں کی معافی کا مسئلہ انجیل جلیل کی مرکزی تعلیم ہے۔ اور یہی مذہب کے ماننے والوں میں پایا جاتا ہے۔ کمزور اور غلط کار انسان کی امید کا انحصار صرف اس حقیقت پر ہے کہ خدا انسان کے گناہوں کو معاف کرتا اور ہمیشہ کی زندگی اور خوشی بخشتا ہے۔ خداوند مسیح کے پہاڑی وعظ۔ خداوند کی دعا اور تمثیلوں میں یہ سبق بڑے اور روشن حروف میں لکھا ہوا ہے ہم دعا میں کہتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر یہاں معاف کرنے کی طبیعت شرط قرار دی گئی ہے اس بات کی ہمارے بھی قصور معاف کئے جائیں۔ اور یہ معافی دینا الٰہی طبیعت ہے۔ جو شخص اپنے دشمنوں یا مخالفوں کے قصور معاف کرتا ہے وہ اس الٰہی طبیعت میں شریک ہوتا ہے۔ کیونکہ معاف کرنا خدا کا خاصہ ہے۔ معاف کرنے میں خدا کا رحم اور مہربانی اور فیاضی ظاہر ہوتی ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ جیسا وہ کامل ہے ہم بھی کامل بنیں۔ جب خدا انسان کو معاف کرتا ہے تو وہ اپنے ہی حال پر نہیں بلکہ گنہگار کے حال پر بھی نظر رکھتا ہے۔ اور اس نے اپنی محبت کے تقاضے سے اور عدل کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے اور خداوند مسیح نے بھی اسی محبت سے مغلوب ہو کر اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا۔ اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ معاف کرنے میں خدا کو کیا کرنا پڑا۔ اور اس کے نمونہ پر مسیحیوں کو بھی کیا کرنا چاہئے۔ خدا نے عدل کے تقاضے سے اپنے حال پر اور محبت کے تقاضے سے گنہگاروں کے حال پر نظر رکھ کر اپنے اکلوتے بیٹے کے ذریعہ سے عمل کیا۔ اور خداوند مسیح نے بھی جو خدا کی صورت پر تھا اسی معیار پر عمل کیا۔ اور اب ہر مسیحی کو بھی اپنے رسول کی معرفت فرماتا ہے۔ کہ وہ بھی اسی معیار پر کاربند ہو۔ محبت کی طبیعت انسان کو ایسا ہی کامل بناتی ہے جیسا کہ خدا خود ہے۔

فنلنڈ کے لئے ایک جرمنی بادشاہ

تازہ ترین خبر ہے کہ شہزادہ کارل آن ہیسے نے فنلنڈ کا بادشاہ ہونا قبول کر لیا ہے۔ فنلنڈ کی مجلس میں جو ۲۹ ستمبر کو ہو گی۔ اس میں بادشاہ کا انتخاب ہو گا۔ یہ شہزادہ جرمنی کا کوئی مشہور شخص نہیں ہے۔ مگر صرف اسی لئے اس کی شہرت ہے کہ اس کی شادی پروشیا کی قیصر شہزادی مارگریٹ کی ہمشیرہ سے ہوئی ہے۔ یہ شہزادہ ہیسے کے سلسلہ ایک بڑی اور غیر حکمران شاخ سے متعلق ہے۔ اور ہیسے کے موجودہ لینڈ گریو کا بھائی ہے۔ یہ ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۸۹۳ء میں شہزادی مارگریٹ کے ساتھ برلن میں اس کی شادی ہوئی تھی۔ اور یہ پرشیانی فوج میں پیادہ فوج کا جرنیل ہے۔

ہندوستان میں یہودیوں کا عیدیں منانا

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قریباً پچاس یہودی افسر جو ہندوستان کے متفرق حصوں میں ہز مجسٹی کی فوجوں میں کام کر رہے ہیں۔ ملک کوچین میں اپنے آنے والی عیدیں منانے کی تجاویز کر رہے ہیں۔ یہ غالباً اس ملک میں سب سے پہلا اجتماع یہودیوں کا ہونے والا ہے۔ کیونکہ کوچین میں یہودیوں کی دو عجیب آبادیاں موجود ہیں جن کو کالے یہودی اور گورے یہودی کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور ان کی بابت یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اُن یہودی مہاجرین کی اولاد ہیں جو بائبل کے زمانہ میں ہندوستان میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ کلکتہ کے اسی یہودی بھی اسی جگہ اپنی عیدیں منائیں گے۔

ٹوماٹو یا ولائتی بیگن کا تیل

انڈین انجینئرنگ اخبار مظہر ہے کہ حال ہی میں ٹوماٹو یا ولائتی بیگن کے چھلکوں اور بیجوں سے تیل نکالنے کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اس کے بیجوں سے ۱۷ء۳ فیصدی تیل نکالا جا سکتا ہے۔ جس میں بڑی عمدہ خوشبو اور ذائقہ ہوا کرتا ہے۔ اور اس کی گرم طبیعت زیتون کے تیل کی طبیعت کے مساوی ہو اور اس کی کھلی گائے بھینسوں کے کھانے کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور جیسی کھاد پوٹاش۔ فاسفورک ایسڈ اور نائٹروجن وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے ویسے ہی اس کھلی سے۔ اٹلی اور دیگر ممالک خارجہ میں اس سے بڑا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور صرف یہاں میں ہر سال ۲ ہزار

شن ٹوماٹو کے چھلکوں اور بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے

کھرسٹی کل ٹریننگ سکول { سادھو سندر سنگھ اور دیگر صاحبان

کے ساتھ ایک غیر معمولی کانفرنس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نیشنل مشنری سوسائٹی کے افسران نے ان لوگوں کے لئے بطور تجربہ ایک کھرسٹی کل ٹریننگ سکول قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو سادھو بنکر مشنری کام کرنے کے آرزومند ہیں۔ یہ بھی تحقیقی خبر ہے کہ کئی ایک ایسے صاحبان چند برسوں کے لئے اس کام کی خاطر بلا معاوضہ اپنی زندگی وقف کر دینے پر رضامند ہیں۔ بشرطیکہ ان کو سندر سنگھ جیسے آدمیوں کے ماتحت تعلیم دیجائے اغلب ہے کہ یہ مدرسہ کسی مرکزی جگہ پر قائم کیا جائے۔ اور سندر سنگھ جیسے آدمیوں کے ماتحت ہو۔ جنوبی ہندوستان کے ایک دوست نے اس مدرسہ کے اخراجات کا ایک بڑا حصہ اپنے ذمہ لے لینے کی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ یہ بھی احساس کیا گیا ہے کہ این ایم ایس جیسی کوئی آل انڈیا انڈیجینس مشنری سوسائٹی اس کی اتباع کرے۔ سکیم تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوگئی ہے۔ اور اس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹریوں میں سے ایک کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے رسل رسائل کرے جو مدرسہ مجوزہ کے نہایت مفید طلبہ بن سکیں۔ ہم اس تجربہ اور اس کی ترقی کو بڑی دلچسپی سے دیکھینگے۔ (مخزن مسیحی)

ہندوستان میں جذامیوں کے درمیان مشن کا کام { نارمن ٹینس جو کام ہندوستان کے جذامیوں

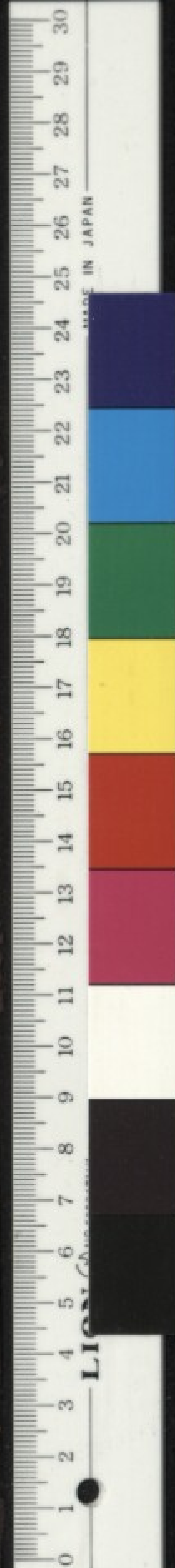
کے درمیان کر رہی ہیں اس کا بڑا دلچسپ اور مفید ذکر پادری فرینک اولڈریو صاحب نے جو اس مشن کے سیکرٹری ہیں جو ہندوستان میں جذامیوں کے درمیان کام کر رہے ہیں ۱۱ ستمبر کو بروز بدھ شملہ کے گیٹی تھیٹر میں بذریعہ میجک لالٹین کی تصویروں کے مفصل طور پر بیان کیا۔ اس وقت ہز ایکسیلنسی لیڈی چیمسفورڈ اور بڑے بڑے سربرآوردہ لوگ موجود تھے۔ لیکچرار کا تعارف حاضرین سے کرایا گیا۔ لیکچرار نے بیان کیا کہ جذام (کوڑھ) بڑا پرانا مرض ہے۔ اور قرون وسطیٰ میں یورپ میں بہت پھیلا ہوا تھا۔ کسی زمانہ میں تمام یورپین ممالک کے اندر قریباً ۲۰ ہزار لیپر اسائیلم یعنی جذام خانے تھے۔ انگلستان میں ۱۱۲ اور فرانس میں ۲۰۰۰ جذام خانے تھے۔ مگر ان کو علیحدہ کر دینے اور خوراک دینے تاک و دیگر امور عمدگی کے ساتھ مہیا کر دینے سے اس وقت یورپ سے یہ مرض عملی طور پر غائب ہے۔ قدیم زمانہ میں جیسا دنیا کے دیگر حصص میں ویسا ہی ہندوستان میں بھی کوڑھیوں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا بلکہ ابھی بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ مگر یہ بدیہی امر ہے کہ کوڑھی کبھی خوش نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے گھر رشتہ داروں شہر یا گاؤں میں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور اکثر در بدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ پھر آپ نے بعض بڑی بڑی جگہوں کی جذامیوں کی بستیوں کا ذکر کیا۔ اور کلکتہ کی جذامی بستی کی تصویر دکھائی۔ اور بیان کیا کہ یہ لگنے والی بیماری ہے اور اگر صفائی اچھی نہ رکھی جائے اور لوگ زیادہ گنجانی کے ساتھ باہم ملکر رہیں تو یہ مرض پھیل جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق لیکچرار صاحب نے جزائر سینڈوچ، نیو کیلیڈونیہ میں اس بیماری کے خاص طور پھیلنے کا ذکر کیا اور ایک واقعہ بھی مثل کا بھی بتایا اور ارکاٹ لا (اقصٰی ہندوستان) سے بھی مثال پیش کی اور اس بات پر زور دیا کہ بدترین کوڑھیوں کو جذام خانوں میں علیحدہ رکھنا چاہیے۔

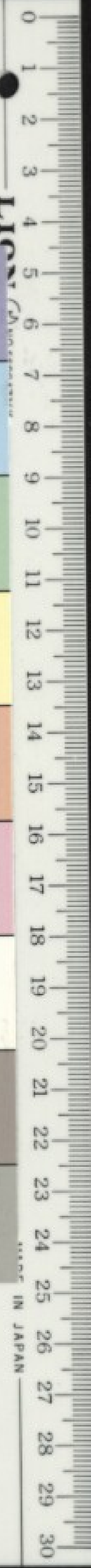
مشن ان کے درمیان کیا کام کرتی ہے { اس کے ساتھ

ہی لیکچرار صاحب نے بیان کیا کہ ۴۴ سال گذرے کہ مشن نے ان کے درمیان کام شروع کیا۔ ۱۲ متفرق ممالک میں کام کر رہی ہے اور صرف ہندوستان میں اس کا تعلق ۵۵ جذام خانوں کے ساتھ ہے جن میں سے ۳۶ اس کے اپنے جذام خانے ہیں جبکہ اوروں کے متعلق اس کو کسی نہ کسی قسم کی گرانٹ ان ایڈ ملتی ہے۔ بعض جذام خانوں کی تصویریں دکھائیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اگرچہ ان کے کھانا کپڑا اور طبی امور میں بڑی غور و پرداخت کیجاتی ہے تو بھی گھر بہت ہی سادہ ہیں۔ اور نیز فضول خرچیاں اس کام میں نہیں کیجاتی ہیں۔ جذام خانوں کے سپرنٹنڈنٹ سب کے سب آنریری کام کرتے ہیں۔ اور جن کو ان کی سوسائٹیوں نے اس کام کی اجازت دیدی ہے کہ بلا معاوضہ اس مشن کی نگرانی کریں۔ لیکچرار صاحب نے کہا کہ طبی کوشش ہر طرح سے کیجاتی ہیں۔ جذامی لوگ جذام خانوں میں خوش ہیں۔ اور گورنمنٹ افسروں کی رائے پیش کی جن سے اس کام کے متعلق خوشی کا کافی اظہار ہوتا ہے۔ اور کہ وہ اس کام کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ تمام جذام خانوں میں مسیحی مذہب کی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ مگر حسب قاعدہ مشن مذہبی طور پر ان پر جبر کسی قسم کا نہیں کیا جاتا۔

---

۲۴ ستمبر تک جنگی قرضہ کی کل رقم ۲۶۵۸۲۵۲۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی ہے ؎





ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں۔

ملک چین میں مشنوں کی

ابتدا اور کام

گزشتہ سے پیوستہ

اب ناظرین کی دلچسپی کے لئے باقی اسٹیشنونکا حال چھوڑ کر چند مثالیں چین کی موجودہ تبدیلیوں اور مسیحی مذہب کی ترقی۔ اور آئیندہ میں آنیوالی ترقی کی نسبت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واضح ہو کہ چین میں ری پبلک گورنمنٹ ۱۹۱۲ء میں قایم ہوا۔ ڈاکٹر اسٹینلی وہائیٹ چین کے نئے لیڈروں کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ میں بھی چین کے نئے انقلاب خندہ زمانہ کے شخصوں سے ملا ہوں۔ اور کوئی شخص جو اُن سے ملے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُن کے خیالات اور دلی ارادوں میں صدق اور خلوص نیتی بھری ہوئی نہیں ہے۔ طبعاً ممکن ہے کہ ان سے غلطیاں سرزد ہوں۔ پر وہ غلطیاں ارادہ کے ساتھ نہیں ہیں۔ پر ابھی اُن غلطیوں کا باعث اُن کی ناتجربہ کاری اور تعلیم کی کمی ہے۔ وہ اچھے سچے اور خلوص دل کے لوگ ہیں۔ اور چین کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تدبیریں سوچ رہے ہیں۔

(۲) امر چین کی نسبت دعا کرنے کے بارے میں پادری جارج ہوڈ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو یہ امر بہت دلچسپ معلوم ہوگا کہ ہم نے کس طرح سے چین کے لئے دعا کا دن اپریل ۲۷ ۱۹۱۳ء میں مانا۔ خاصکر اُس نے اسٹیشن میں جہاں پر کام کھولے ہوئے ابھی ایک سال سے تھوڑا ہی زیادہ عرصہ منقضی ہوا ہے۔ اور جہاں پر طیر اک کے لوگوں نے ابھی سکونت بھی اختیار نہیں کی ہے۔ بینیچر کے دن شہر کے مجسٹریٹ نے ہم کو بلایا۔ اور درخواست کی کہ ہم تمام سوچ میں ایک دعائیہ عبادت کریں۔ یہ درخواست پیکنگ سے صوبہ کے حاکم کی معرفت بھیجی گئی تھی۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ حکام نے رومن کیتھولک مسیحیوں سے دعا کے لئے درخواست نہیں کی جو اس ملک میں بہتوں سے پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم نے اُن کے پادریوں سے دعا میں شریک ہونے کی خود درخواست کی۔ پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم شوق سے شریک ہونے پر خوش ہیں۔ پر ہمارے بڑے افسر پروٹسٹنٹ کلیسیا کے ساتھ شریک ہونے سے ناخوش ہونگے۔ بدھسٹ پادری ہمارے ساتھ دعا میں شریک تھے۔ جن کو ہم نے خود بلایا اور چین کے حکام نے بھی اُن کو بھیجا تھا۔

(۳) امر کہ اس نئی حکومت میں کتنے چینی قوم کے لیڈر مسیحی ہیں۔ یا مسیحی مذہب کے ساتھ ہمدرد ہیں اور اُن کے باعث وہاں کے عوام پر بڑی تاثیر ہوئی ہے۔ اور ہمارے دوست بنگئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا دل ہمارے لئے کھول دیا ہے۔ وہ چنگسا میں سال کے شروع میں دو سو ڈیل گیٹس سے زیادہ جن میں مسیحی اور غیر مسیحی لیڈرس تھے۔ فراہم ہوئے۔ تاکہ "آسمانی نجات کی فوج" کے قایم کرنے پر بحث کریں جنکا مقصد یہ تھا کہ مسیحی مذہب کو اپنا قومی مذہب اور کامل آزادگی کے ساتھ قبول کریں۔ ایک دولتمند افسر اپنے دو لڑکوں کو لایا اور اُس نے مسیز نکل سے درخواست کی کہ آپ میرے دو لڑکوں کو اسکول میں داخل کر لیجئے اور میں بہت خوش ہونگا کہ میرے دونوں لڑکے مسیحی ہوجاویں اور کلیسیا میں شریک ہوجاویں۔ اب یہ حالات گزشتہ زمانہ کی نسبت بالکل ہی مختلف ہیں۔

(۴) ہمارا ریڈنگ روم جو بڑی سڑک پر واقعہ ہے اُس کے ساتھ شہر کے لوگ بڑی ہمدردی رکھتے اور شوق سے آتے ہیں۔ چین میں ہمارے ملک کے اخبار بہت پڑھے جاتے ہیں۔ پیکنگ میں ۹۰ قسم کے اخبار خریدے جاتے ہیں

(۵) اتوار کے دن میں نے سات شخصوں کو بپتسمہ دیا۔ ۹۰ امیدوار بپتسمہ اور ہیں۔ لیکن وہ ابھی زیر تعلیم ہیں اور بپتسمہ نہیں پائیں گے۔ جبتک کہ وہ کلیسیا میں شریک ہونے کے لائق تعلیم نہ پالیں۔ ہمارے چینی چو اسٹیشن میں سال گزشتہ میں ستر شخصونکا بپتسمہ ہوا اور شریک کلیسیا ہوئے۔ ایک ہی سال میں اس قدر شمار بڑھ گیا ہے۔ میں نے اور مسیحی افسروں کا بیان کیا ہے۔ ایک اور کتاب میں اُن کا اس طرح بیان پایا جاتا ہے۔ چار بڑے مسیحی افسر وکیس چین میں جلیل القدر عہدوں پر مامور ہیں اور یہ فیض مدرسہ علم الٰہی کے تعلیم یافتہ ہیں۔ تعلیمی محکمہ کے کمشنر کنٹین مسیحی کالج کے ڈین ہیں۔ ہیڈ سٹ مشن ہائی اسکول کے پرنسپل۔ ایک فارن محکمہ کے افسر تھے۔ اعلےٰ درجہ کی کچہری یا ہائی کورٹ کے جج ایک مسیحی ہیں۔ اور ایک مناد کے بیٹے ہیں۔

(۶) چین میں مختلف مشنوں کے درمیان اتحاد ہوگیا ہے۔ اور چینی مسیحی اتحاد پر بہت زور دیتے ہیں

(۷) بہت پرانے تجربہ کار کا مٹ صاحب ڈی ڈی فرماتے ہیں کہ میں حال ہی میں شانٹنگ صوبہ میں دورہ کیا۔ اور اُس صوبہ میں ہر جگہ لوگ انجیل کے سننے کے لئے گروہ کے گروہ انتظار میں تھے۔ وہ اگلے زمانہ کا یوں مقابلہ کرتے ہیں۔ کہ جب باکسر کی بغاوت ہوئی تو اُس وقت ہر چینی پردیسیوں سے نفرت کرتا تھا اور بہت سے چینی مسیحی ہلاک کئے گئے۔ لیکن موجودہ حالت تبدیل شدہ ہیں سینکڑوں چینی مشن احاطہ اور گرجوں میں پناہ ڈھونڈنے کو آتے ہیں۔ جنوبی چین کے ایک اسٹیشن میں ۱۹۰۲ء میں ۲۷ شریک کلیسیا تھے۔ اب ۲۰۰۰ شریک ہیں۔ اُس وقت قریب ۳۰ چندہ ہوتا تھا۔ اب پندرہ سو چندہ جمع ہوتا ہے۔ اُس وقت چار چینی تھے۔ اب ۱۹ ہیں۔ ایک چینی

پاسٹر فرماتے ہیں کہ اس انقلاب کے بعد چینیوں کے لئے بہ نسبت سابق کے مسیحی ہونا بہت آسان ہے۔ ایک ڈاکٹر یہاں سے تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا کام اس انقلاب کے بعد دو چند ہو گیا ہے۔ کتابیں اب پانچ گنا زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ کھچک ہنین سٹیشن میں آخری عشائے ربانی کے وقت چار سو مسیحی شریک عشا ہوئے

(۸) گورنمنٹ۔ جوا۔ افیون فروشی۔ افیون نوشی اور بدچلن عورتوں کے کام کو روک رہی ہے۔

(۹) ایچوتو۔ ایک دورہ کے وقت ہم ایک گاؤں میں گئے۔ اس میں کل ۲۷ خاندان اور ان میں ۳۴ مسیحی تھے۔ اس تمام گاؤں کی دولت ساڑھے چھیاسٹھ ایکڑ زمین ہے۔ اور چار بیل۔ وہ ایک گرجہ کی تعمیر کا انتظام کر رہے ہیں۔ پاسٹر چیا نے اُن سے کچھ کلام کیا۔ اور ایک شخص نے اپنے دو لاکھ روپیہ کی زمین دیدی اور اُس سے کچھ پہلے ایک لاکھ دو ہزار کی زمین کا وعدہ کر چکے تھے۔ یہ چھوٹی رقم نہیں ہے جب ایک ہزار نقد تین دن کی مزدوری ہے۔ پاسٹر چیا اس کو دوگنا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم۔ پولوس رسول کے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی غریبی میں بہت کچھ دیا۔

(۱۰) بہت سے چینی مسیحی یہ کہتے ہیں کہ بہت سے لایق اور ذہین چینی مسیحی مذہب کی جانب مائل ہیں۔ مگر وہ اب تک اس لئے رُکے ہوئے ہیں کہ یہ مذہب پردیسیوں کے وسیلہ سے سکھایا جاتا ہے۔ وہ بہت جلد اس مذہب کے مرید ہو جانے کو تیار ہیں اگر یہ کام پورے طور پر چینیوں کے ہاتھ میں آجاوے۔ اس تحریک پر پیکنگ۔ ٹینن ٹسن فو۔ اور دیگر شہروں میں آزاد کلیسیائیں بنائی گئی ہیں۔ تینگ شہر میں وہاں دار مسیحیوں نے ساڑھے اٹھارہ ہزار روپیہ ٹسن زمین آزاد کلیسیا بنانے کے لئے عطا کئے ہیں

ایک کھانے کے وقت کتنے افسروں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔

(۱۱) مسیحی مذہب کے لئے اب فیصلہ کن وقت آگیا ہے۔ اب بہت دروازہ کھل گئے ہیں۔ جو پہلے بند تھے بشرطیکہ مسیحی کلیسیا آدمیوں اور روپیہ سے اس موقعہ پر مدد کے لئے تیار ہو۔ اور ایسے ایمان کیساتھ جو پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے۔ چین اب اپنی اگلی راہوں اور طریقوں سے جدا ہونے کے لئے تیار ہے۔ نہ صرف اپنی پرانی حکومتانہ انتظام سے بلکہ مذہب سے علیحدگی کے لئے تیار ہے۔ اور بہت سی جگہوں میں بُت پرستی ترک کر دیگئی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جنوبی چین کے ایک شہر میں مندر بند کئےگئے ہیں۔ جو تیس برس سے اوپر عمر کی عورتیں ہیں اُن کی پرورش پبلک روپیہ سے کی جائے گی اور جو چندرہ اور تیرہ برس کی ہیں۔ وہ ڈھائی ڈالر کی قیمت پر جوروان ہونے کے لئے فروخت کیجائیں گی۔ اور جو اس سے کم عمر کی ہیں وہ اسکولوں میں تعلیم پائیں گی۔ بعض جگہوں میں کنفیوشیس کو اس کی جگہ سے اتار دیا گیا ہے۔ اور صرف اُس کو عالم فاضل آدمی سمجھتے ہیں۔ آخر میں موجودہ چین کے مصنف ٹرکیٹ یہ فرماتے ہیں کہ یہ سب تحریک چین میں جواب ہو رہی ہے۔ قایم رہیگی یا نہیں۔ یہ یہ تبدیلیاں اور انقلاب حیرت افزا اور عجیب و غریب ہیں۔ یہ خداوند کیطرف سے ہے۔ اور ہماری نظروں میں عجیب ہے تمام شد۔ میں نے یہ مضمون آپ کی خدمت میں سالانہ رپورٹ بورڈ آف فارن مشنز پریسبیٹرین کلیسیا امریکہ اور نیز دیگر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں سے مختصر طور پر بعض سٹیشنوں کے متعلق اور دیگر حالات کی نسبت ترجمہ کر کے پیش کیا ہے۔ آپ اس کو پڑھ کر اپنے لئے ہندوستان کے کام سے مقابلہ کر کے خود فیصلہ کریں اور اگر ممکن ہو تو اپنی رائے سے نور افشاں میں کچھ نہ کچھ مقابلہ کر کے تحریر فرمائیں میرے خیال میں تو یہ مصرعہ راست معلوم ہوتا ہے

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

گیارہ امور جو نمبروار مضمون ہذا میں درج ہیں۔ اُن میں سے دو ایک یہاں کے کام اور حالت اور طریقہ کے برعکس ہیں۔ اور ترقی میں بدرجہا آگے معلوم ہوتے ہیں۔ اور قابل غور ہیں بس سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں اور کس لئے یہ نمایاں فرق ہے۔ اڈیٹر صاحب اور لایق ناظرین نور افشاں امید ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ تحریر فرماویں گے۔ راقم مضمون بھی آئندہ موقعہ پا کر کچھ اس بیان پر عرض کر سکے۔ (نوٹ) راقم مضمون ناظرین کو بتلا نہیں سکتا کہ جو تعداد روپیہ کی جا بجا بیان کیگئی ہے وہ ہمارے ملک کے سکہ رائج سے کیا فرق رکھتا ہے۔ راقم

مکلین پاسٹر فیروزپوری

فریادِ گُل

ناگہاں ایک باغ میں اک دن ہوا میرا گذر
اور وہاں کے چند پھولوں پہ پڑی جا کر نظر
دل میں آیا توڑ لوں ان میں سے میں کچھ چند پھول
اُن کے خوشبو رنگ نے دل پر کیا میرے اثر
جب بڑھایا ہاتھ میں نے توڑنے کے واسطے
تب لگا اک خار انگلی میں کہا او بے خبر
ہم نے مانا یہ کہ تیرے واسطے پیدا ہوتے
پر ہمارے توڑنے میں اس قدر جلدی نہ کر
کچھ تو گُل کو حمد باری کے لئے موقعہ ملے
کی عنایت جس نے ہم کو حسن و خوبی اسقدر

خادم:- ایم بی۔ نیوٹن جنگل۔

نوٹ۔ نور افشاں کا ہر خریدار دس تعلیمیافتہ شریف مسیحیوں کے نام لکھکر فوراً دفتر نور افشاں میں بھیجدے ۔



مسئلہ حل ہو گیا

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۸ء کے اخبار نور افشاں صفحہ ۱۱ اور کالم ۳ میں ایک سوال بعنوان مسئلہ حل طلب درج تھا جس کے جواب میں خدا کے کلام کی سچائی کے مطابق بندہ کی گذارش ہے کہ کتنی مشکلاتیں ہوں۔ کتنی مصیبتیں ہوں اور کتنی آزمائشیں ہوں۔ خدا کا کلام روز روز کے خیالات سے انسان کے پیچھے نہیں جاتا۔ بلکہ جو کچھ انسان کی روحانی اور جسمانی بہتری اور ترقی کے لئے درکار ہے ایک دفعہ کا فرمایا ہوا ہمیشہ کے لئے کافی ہے۔ عقلمندی کی بات ہے کہ انسان کو خدا کے کلام کی پیروی کرنی چاہئے۔ چاہے کچھ ہی ہو۔ خداوند کا فیصلہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت ہر موقعہ اور ہر زمانہ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے کافی ہے جو اس سے زیادہ ہے۔ سو برائی سے ہے۔ مرقس ۱۰: ۸ اسی انجیل اور اسی باب میں دوسری عورت رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ اس کو کم دبیش کرنے کی فکر میں لگے رہیں۔

پہلی دریافت طلب بات یہ ہے کہ زیادہ بیویاں والا ایک کے علاوہ دوسریوں کے ساتھ کیا سلوک کرے خدا کے کلام کے موافق ہم حکم دیتے ہیں کہ پہلی بیوی کے سوا دوسری بیویاں۔ بیویاں نہیں بلکہ زناکاری ہے۔ اس واسطے اُن کو اپنی بیویاں کر کے اپنے پاس نہ رکھے۔ یہ بھی کلام کے خلاف ہے کہ چاروں میں سے کسی ایک کو اپنے پاس رکھے۔ بلکہ صرف پہلی کو رکھے پہلی ہی اُس کی بیوی ہے۔ اس کے علاوہ دوسریاں زناکاری ہے۔

پھر آگے لکھا ہے کہ فلاں فلاں اعتراض ہوتا ہے۔ خدا کے کلام کے برخلاف کام کرنے اور پھر اُس اعتراضوں کا تراشنا عقلمندی نہیں۔ بلکہ ایک نافرمانی کر کے اور پھر اعتراض بنانے دو نافرمانیاں ہیں۔ بلکہ نہ صرف دو نافرمانیاں ہیں۔ بلکہ ایسی حالت اور صورت میں کئی نافرمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمانبرداری یہ ہے کہ جب نافرمانی ہوئی تو اُس کو رفع کر دیں اور توبہ کر کے باز آئیں۔ نہ کہ اور اعتراض سوچے جائیں۔ خدا سے دانا بننا کیسا ہولناک کام ہے۔ جب انسان سچائی کے لئے خدا کو پیار کرتا ہے تو کیوں بیویوں کی خاطر خدا کو ترک کئے ہوئے ہے۔ مناسب ہے کہ بچوں کو اپنے پاس رکھکر اُن کی پرورش کرے اور بیویوں کو الگ کر دے۔ اور وہ اور آدمیوں کے گھر ایک ایک ہو کر جائز طور سے آباد ہو سکتی ہیں۔

پولوس کا مطلب (۱ کر ۷: ۱۶) میں یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کے تعلق میں گڑبڑ ہو جائے۔ تو ایک فریق کو برکت اور روحانی قوت اور ضبط ہو کر برداشت کر سکے۔ تو اپنی روحانی زندگی کے وسیلے سے اپنے دوسرے فریق کو بچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن یہ برکت کوئی کوئی نشاذ و نادر رکھتا ہے۔ جو کوئی بیویوں کو چھوڑ دینا رکاوٹ خیال کرتا ہے وہ خداوند کو نہیں پہچانتا۔ ہم نے کئی دفعہ دیکھا اور سنا ہے کہ لوگ خدا کے لئے بیوی بچے۔ بلکہ تمام رشتہ دار اور رواج وبھاگ کو ترک کر دیتے ہیں کئی اپنی جان کو بھی ترک کر کے شہید ہو جاتے ہیں جبکہ خداوند کے لئے یہاں تک ترک موجود ہے تو صرف بیویاں اور وہ بھی ناجائز ترک کرنا کوئی بڑی بات ہے خداوند کے آگے اور خداوند کے مقابلہ میں اور سچائی کیخاطر بڑی بات نہیں ہے۔ یہ مقابلہ بالکل آسان ہے کہ اگر کوئی مرد اور اُس کی کئی ایک بیویاں صیت کو پیار کرتی ہیں تو مرد ایک بیوی رکھے اور باقی بیویاں ایک ایک اور آدمی تلاش کر کے اُن کے ساتھ نکاح کریں اور جائز طور سے رہیں۔ اس طرح چار خاندان ایمان کے وسیلے نجات پا سکتے ہیں۔ فقط۔ خادم

خاکسار۔ این۔ ایم واعظ از چوہڑ کانا منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب۔

لنڈور منصوری کا مدرسہ زبان دانی

منصوری کی شاخ کی رپورٹ

(مرقومہ پادری ایچ۔ ڈی۔ گرلیسولڈ صاحب پی ایچ ڈی۔ سہارنپور)

مدرسہ زباندانی کی منصوری شاخ یکم مئی کو ایم۔ ای مشن کے گرجے گھر میں کھولی گئی۔ اور ۳۱ اگست کو اُس کا اختتام ہوا۔ اس عرصہ میں کل حاضری ۲۰ تھی اور وہ سب کے سب ایم ای مشن سے تھے۔ مگر یہ سب ایک وسیع علاقہ سے بہ تفصیل ذیل آئے تھے۔ یعنی شمالی ہند۔ شمال مغربی ہندوستان اور وسط ہند کی کانفرنسوں سے۔ ان طلبا میں سے اکثر دوسرے سال کی تعلیم پاتے رہے۔ اور یکم جولائی کے قریب اپنے اپنے علاقہ میں چلے گئے۔ لہذا دوسرے وقت معینہ میں حاضری بہت کم تھی۔ تعلیم اردو اور ہندی زبانوں میں دیجاتی رہی (۱۰ نے ہندی لی تھی)

جماعتی کام میں ان صاحبان نے مدد دی تھی۔ خصوصاً مئی اور جون میں۔ وہ یہ ہیں۔ مس۔ ایم اے لیرمور صاحبہ غازی آباد۔ پادری سی ڈی صاحب بریلی۔ پادری پی۔ ڈی ڈوین مظفر نگر۔ مس ایم جی کلفنس متھرا۔ مس ایل ڈی کرشٹینس غازی آباد۔ پادری جے آر چیمبر لکھنؤ۔ پادری سی بی شنسر لاہور۔ منشی سراج الدین لاہور۔ کالون سنگھ لکھنؤ۔ یہ سب صاحبان ایم۔ ای مشن کے تھے۔

ذیل کے لکچر بڑی قدر و منزلت کے سمجھے گئے تھے۔ یعنی پادری جے۔ آر چیتبر صاحب کا لکچر ہندوستانی آداب مجلس پر۔ اور پادری ایچ ڈی گرفن صاحب ڈی ڈی کا لکچر ہندوستانیوں کے ساتھ نئے مشنریوں کا طرز عمل پر۔

اگرچہ حاضری طلبا کی ایم۔ ای مشن میں ہی میں محدود تھی تو بھی دیگر مشنیں بھی اس مدرسہ کے متعلق دریافت کرتی رہی تھیں۔ اور امید ہے کہ کسی نہ کسی وقت دوسری مشنیں بھی اس کام میں شریک ہو جائینگی۔ کیونکہ منصوری کے بعض حصوں میں اکثر مشنری رہتے ہیں۔ قصہ کہانیاں کہنے اور خصوصاً گڈنگ صاحب کی اردو بائبل ڈائرکٹ میتھڈ میں زیادہ دلچسپی لی گئی۔

لنڈور منصوری کے مدرسہ زباندانی کے متعدد تعداد و شمار

لنڈور کی شاخ میں ۵۰ منصوری شاخ میں ۲۸ کل ۷۸۔ اُن صاحبان کی تعداد جنہوں نے مدرسہ زباندانی کے کام میں امداد دی ہے خواہ دیر تک خواہ تھوڑی دیر تک اُن کی تعداد لنڈور شاخ میں ۱۴ اور منصوری شاخ میں ۹ یعنی کل ۲۳۔

۱۹۱۹ء کے لئے تجاویز۔ مدرسہ زباندانی کی لنڈور اور منصوری ہر دو شاخیں یکم مئی کو کھلیں گی۔ اور یکم و ۱۵ ستمبر کے درمیان کسی وقت بند ہو جائیں گی جو مشنیں لنڈور منصوری کے مدرسہ زباندانی میں ملکر کام کیا کرتی ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ میتھوڈسٹ ایپسکوپل مشن۔ یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن پنجاب۔ امریکن پریسبٹیرین مشن واقعہ یو۔پی۔ سفارش کیگئی ہے جو مشنیں اس کام میں ہاتھ نہیں بٹاتی ہیں اُن کے طلبا کی فیس جو یہاں تعلیم کے لئے داخل ہوتے ہیں عـہ روپیہ ماہوار ہو۔ لنڈور منصوری کے مدرسہ زباندانی کے بارے میں جو کچھ دریافت کرنا ہو اس کے لئے منصوری شاخ کے واسطے مس اے۔ ای لاڈس دلارام منصوری سے اور لنڈور شاخ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے مس ای مورس صاحبہ سہارنپور سے درخواستیں کریں ٭

اشتہار ضروری

مدت ہوئی کہ ایک کتاب بنام رسالہ امہات المومنین بجواب تنقید الکلام فی احوال شایع الاسلام مصنفہ آنریبل سید امیر علی اور ترجمہ سید ابو الحسن صاحب جس کو ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق حال ساکن انگلستان نے مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کی تحدی دو ہزار روپیہ انعام کے وعدہ کے معاوضہ میں شایع کرکے اُس کی ہزار جلد مفت اہل اسلام میں تقسیم کر دیں۔ مطبوعہ آر۔ پی مشن پریس گوجرانوالہ دسمبر ۱۸۹۸ء شایع ہوئی تھی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ کتاب شائع نہیں ہوئی اب ہماری گذارش یہ ہے کہ اس کتاب کا جواب اہل اسلام کی طرف سے شایع ہوا ہے یا نہیں۔ اور اس جواب کا کیا نام رکھا گیا ہے۔ اگر کسی کو یہ پتہ ہو کہ آجکل دوبارہ یہ کتاب کہیں شایع نہیں ہوئی تو بذریعہ نورافشاں اطلاع دیجئے۔ اگر کوئی خاص روک ہو تو خیر ورنہ ہم اس کو دوبارہ شایع کرانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ ہر ایک بات کا جواب کوئی مسیحی یا محمدی جس کو پتہ ہو تحریر فرماویں۔ میرے خیال میں ہمارے بزرگ پادری ایچ۔ ڈی۔ سالک صاحب بھیرہ اور پادری آر۔ ایم واعظ صاحب کو مفصل حال ضرور یاد ہوگا۔ مہربانی کرکے تکلیف گوارا فرمایئے۔ فقط

خاکسار۔ این۔ ایم۔ واعظ۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے ٭

اشتہار ضروری

ایک کتاب بنام تحقیق الانجیل معہ تعلیم در ردِ دو رسالہ جس کو جناب محمد صادق علی صاحب اسسٹنٹ سرجن ملازم ریاست کپور تھلہ ۱۸۹۶ء مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور۔ اور دیگر اسی مصنف کی اسی نام پر کتاب حصہ دوم مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۸۹۷ء میں مسیحی مذہب کے برخلاف اعتراض سے شایع ہوئی ہے اگر کسی صاحب کو پتہ ہو کہ اس کا جواب مسیحیوں کی طرف سے شایع ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کس نام اور کہاں سے مل سکتا ہے۔ بذریعہ نورافشاں کل حالات تحریر فرمائے جاویں۔ اگر کوئی صاحب یہ کتابیں برائے ملاحظہ طلب فرماوے تو بعد چند دن کے لئے روانہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہم کو یہ کتابیں ایک غیر مسیحی دوست سے ملی ہیں۔ اُن کا جواب شایع کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہی جواب نہ ہو اور ان باتوں کا جواب کسی اور مسیحی کتاب سے مل سکتا ہو تو اس کا بھی پتہ دیا جاوے۔ کیونکہ چار دوست اپنے خرچ سے ان جوابوں کو ایک کتاب کی صورت میں شایع کرنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے ناظرین اور شائقین ان باتوں پر توجہ فرماوینگے۔ فقط۔ خاکسار این۔ ایم۔ واعظ۔

موئی بابا

سلسلہ کے لئے دیکھئے نورافشاں ۶ ستمبر ۱۹۱۸ء

صونا اب بارہ برس کی لڑکی تھی۔ لیکن اُس زمانے میں اور اُن اطراف میں ایک بارہ برس کی لڑکی کا سیانے تک تعلیم حاصل کرنا بھی ایک بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ ادھر اتنی عمر تک کسی ہندو لڑکی کا بے شادی رہنا بھی بڑا عیب سمجھا جاتا تھا سو اُس کے رشتہ دار اُس کی شادی کی فکر میں لگ گئے۔ یہ سادہ صاحبان نئی روشنی کا



آدمی تھا۔ اُس نے اگرچہ ظاہرًا اپنے تئیں برہمو قرار نہیں دیا تھا تو بھی خیالاً برہمو ہی تھا اور اُس نے سورنا کو بھی اُسی عقیدے کی تعلیم دی تھی۔ سورنا چاہتی تھی کہ آگے اور تعلیم حاصل کرے۔ سو رادھا چرن اُسے کلکتے میں لے آیا اور ایک برہمو خاندان میں رکھ دیا۔ وہ وہاں سے بیتھیون سکول میں پڑھنے کو جاتی تھی۔ اِس واقعہ سے رادھا چرن کے ہندو رشتے داروں نے اُسے اپنی ذات و برادری سے خارج کر دیا۔ یہ ۱۸۸۴ء کی بات ہے۔ اِس وقت سورن تیرہ برس کی تھی۔ جہاں تک مجھ کو یاد ہے میں نے گنج لعل کو بھی اُسی مکان میں دیکھا۔ یعنے اپنے ہندو گھر سے نکلکر وہاں پناہ گزیں ہوا تھا۔

اِس مکان میں اور بھی نوجوان رہتے تھے۔ مکان کے مالک نے اُنہیں کے لئے اپنا مکان مخصوص کر دیا تھا۔ وہ آپ بھی رہتا تھا۔ اور مکان کے مختلف حصوں میں لڑکے اور لڑکیاں بھی رہتی تھیں۔ میں بھی بہت دفعہ اُس مکان میں اُترا ہوں۔ اگرچہ مالک مکان اور اُس کی بیوی اُن کی بڑی نگرانی رکھتے تھے۔ تو بھی ایک ہی مکان میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا رہنا کہاں تک دانائی کی بات ہے۔ سو میں نہیں کہہ سکتا ہوں۔ خیر وہ ابتدائی زمانہ تھا۔ بہت باتوں کو نئی طور پر آزمانا تھا۔ سو یہ بھی اُن میں سے ایک نئی بات تھی۔

اِسی جگہ میں میرا دوست گنج لعل اور بہن سورنا کسی قدر ایک دوسرے کی کشش محسوس کرتے تھے۔ شاید گنج لعل کی نسبت سورنا اِس کشش کو زیادہ محسوس کرتی تھی۔ اُس زمانے میں ایک چودہ یا پندرہ برس کی لڑکی کے لئے یہ امر خلاف طبع نہ تھا۔

رادھا چرن اِس دنیا میں ایک چھوٹی سی عمر لیکر آیا تھا۔ وہ سخت مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر ۱۸۸۶ء میں کلکتے میں آیا۔ بے چارہ اُسی مکان کے اُوپر کے ایک کمرے میں رہتا تھا۔ اور ہم اچھی اچھی باتوں پر گفتگو کرتے تھے۔ رادھا چرن کو معلوم تھا کہ سورن گنج لعل کو پیار کرتی ہے۔ اور ایسے ایک جوان کے ہاتھ اپنی بہن کو سپرد کر اِس دنیائے فانی سے کوچ کر جانا ایک مبارک بات سمجھتا تھا۔ پس اُس نے اپنی بیماری کے بستر پر گنج لعل کو بلا کر اپنی اِس تمنا کو ظاہر کیا۔ لیکن گنج لعل بے گھر و بار تھا۔ پر سورنامئی سے شادی کرنے کے لئے اب تک اُس کا دل تیار نہ تھا۔ سو اُس جواب دیا "دادا! میں نے اب تک اِس امر کا فیصلہ نہیں کیا؟"

اِس جواب سے رادھا چرن کا دل ٹوٹ گیا۔

وہ اپنی بہن کو کلکتے چھوڑ مرنے کے لئے اپنی جنم بھوم شہزادپور میں چلا گیا۔ زندگی کی بتی روز بروز دھیمی ہوتی جاتی تھی۔ ہندوؤں نے اُس کو خارج کر رکھا ہے۔ یہ بتی جب بجھ جائے گی تو بیس میل کے اندر کوئی نہیں جو جنازے کو چھوئے۔ سورنا کے لئے دنیا تاریک ہے۔ اِس دنیا میں کوئی نہیں جسے وہ اپنا کہے۔ آخر لاچار ہو کر اُس نے دور دور کے برہموں کو خبر دی۔ اُس خبر کو سنکر چار جوان شہزادپور میں آئے۔ کہ جب ہو چکے تو رادھا چرن کا جنازہ اُٹھائیں۔

اُن چاروں میں سے ایک گنج لعل تھا۔ اب گنج لعل کا دل بالکل کھل گیا۔ اُس نے سورنا کو ایک طرف لیجا کر کہا کہ "دادا تو اب چل دینگے۔ میں نے اُن کو سخت رنجیدہ کیا۔ وہ تمہاری شادی دیئے بغیر کوچ کر رہے ہیں۔ اُنکا یہ غم برداشت سے باہر ہے۔ اگر تم تیار ہو تو تمہارے ساتھ میری شادی کی رضامندی کی خبر اُن کو دوں۔"

اُس خبر سے وہ اپنی موت کے بستر پر خوش ہو گئے۔ اِس بات کو سنکر سورنا کے غمگین چہرے پر زرد سفیدی چھا گئی۔ اُس کی آنکھوں سے کئی بوند پانی ٹپکا۔ اُس نے کہا "شوہر کی جھیا پڑی ہو۔" رادھا چرن کو خبر سنائی گئی۔ خوشی کے مارے رادھا چرن کے آنسو بہنے لگے اِس بات کے لئے خاص دعائیں ہوتیں۔ کئی دن کے بعد رادھا چرن اندیکھے عالم کو چلا گیا۔

اِس کے قریب ایک سال بعد گنج لعل اور سورنا کی شادی ہو گئی۔ سورنا دیکھنے میں اچھی تھی۔ پر بہت کمزور رہتی تھی۔ اور اکثر بیمار بھی رہتی تھی۔ شادی کے بعد ہی سورنا بہت بیمار ہوئی۔ بہتیرا علاج کیا گیا پر کچھ بنا نہیں۔ سورنا بڑی دعا مانگنے والی تھی۔ اور دوا کی نسبت دعا پر زیادہ بھروسہ رکھتی تھی۔ پس اُس نے دعا مانگی کہ "اے خداوند تیری ہی مرضی سے ہم مل گئے۔ کیا تو ہمیں شادی شدہ زندگی کے پاک مقصد کو پورا کرنے کا موقعہ اور وقت نہ دیگا؟" تو ایسا سلوک کریگا سو میں یقین نہیں کر سکتی ہوں۔ مجھے کم از کم پانچ ہی سال اِس دنیا میں میرے عزیز شوہر کے ساتھ بنا رہنے دے۔ ہم تیار ہو لیں۔"

اُس کی دعا سنی گئی اور خدا نے اُس کو صحت بخشی تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ نلہٹی چلی گئی۔ سعدیا پشکرنی شمال بنگال میں واقعہ ہے۔ اور نلہٹی مغربی بنگال میں۔ میں نلہٹی کبھی نہیں گیا۔ زیادہ تر شمال بنگال میں رہتا تھا اور کبھی کبھی کچھ عرصے کے لئے کلکتے میں بھی رہا۔ پر اُس گھرانے کی شہرت ہم برابر سنتے تھے۔ سورنامئی کا گھر ایک نمونے کا گھر تھا۔ ہر ایک کے لئے دروازہ کھلا رہتا تھا۔ ہر کوئی وہاں پناہ پا سکتا تھا۔ سورنامئی نے اپنی زندگی اور مال دوسروں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی راستے پر سے بیماروں اور لاچاروں کو اُٹھا کر اپنے گھر لاتی تھی۔ اور اُن کی خدمت کرتی تھی۔ گنج لعل کو بہت بڑی تنخواہ نہیں ملتی تھی تو بھی اُس قلیل تنخواہ کو ہاتھ میں لیکر اُس کی نیک بیوی گھر کا انتظام کرتی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ سے گھر کا کام کرتی تھی اور پھر ہر روز چار گھنٹے وہ وہاں کی لڑکیوں کو جمع کر کے پڑھاتی تھی۔ چنانچہ اُس نے اِس طرح خود کوشش کر کے لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ

قایم کہ وہ زنانوں میں بھی جایا کرتی تھی - اور عورتوں کو گیت وغیرہ سناتی اور نیک نصیحتیں دیا کرتی تھی - اُس کی بابت اُن دنوں میں کہا جاتا تھا

She is all feelings all love

اُس کے گھر پر روز باقاعدہ عبادت ہوتی تھی - پیارے علی سردار پنکر نے اس گھر میں آ کیا وہ اُسکو اپنی پاک محبت کے دام میں پھنسا کر رکھ سکیگی ؟

ضرورت

سی ایم ایس سکھر کے لئے دو ایسے مناد وں کی ضرورت ہے جو اُردو اچھی طرح پڑھ لکھ سکیں اور گانا اور کوئی باجا بجانا بھی جانتے ہوں تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ ماہوار اپنی صحت اور چالچلن کے خطوط کیساتھ پادری ٹی منسکھانی صاحب معرفت شیخ مندٹ این ڈبلیو آر (کوئٹہ ڈسٹرکٹ) کے پتہ پر درخواست کرو۔

ضرورت

کانگڑہ کے مشن گرلس ورنیکلر مڈل سکول کیلئے ایک جے وی ہیڈ مسٹرس اور ایک مسیحی ایس وی زنانہ اُستاد کی اور ایک مسیحی جے وی اُستانی کی ضرورت ہے تمام درخواستیں معہ نقول سندات جو واپس دیجائینگی مس ایف ایم ملکنشان کانگڑہ بھیجیں ؟

اشتہار - اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا اتید جلسہ سہارنپور میں بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر سنہ رواں روز سینچر بوقت ۸½ بجے صبح فراہم ہوگا - تعدادی نقشہ اور کلیسیا کی روحانی حالت کی کیفیت پادری جے ڈبلیو - پیارڈ صاحب کے پاس ۱۰ ستمبر تک روانہ کرنا مناسب ہے - اور خزانچی پادری پی سی اُپل کے پاس تمام فنڈوں کا روپیہ -

المشتہر

پی - سی - اُپل - انبالہ چھاؤنی -

پریسبٹری سٹیڈ کلارک - لودھیانہ

کرسچن بوایز بورڈنگ سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتو کا خانہ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مخسن جو لڑکے ابتدائی تعلیم کر علی اور سکول جانے کی خواہش رکھتے ہیں ۱۹۱۳ء سے حصہ اپر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر رہی ہیں - اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے - خرچ فی خوراک ماہواری فی طالب علم فیس جماعت ماہواری فی طالب علم بہ شرح سرکاری خرچ متفرقات قیمت کتب وسٹیشنری علاوہ - حصہ پائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے - علاوہ ازیں جن نکشا کو ڈل پریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں کرد وکول فی ۴ سے ۶ تک - جن رکشا ۸ سے ۱۰ تک - مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ؟

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا و صحت افزا مقام پر واقعہ ہے - اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس - خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض - عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں - مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں - سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے گنجایش ہونے کی گنجایش ہے - لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا رپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں - المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈا ہیٹر ہسن کیلیب

چندہ سالانہ ۸ / اگر بارہ یا زیادہ کا پیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶ / ہوگا ٹی کاپی ۳ / الشتہر - ای ایم ویری کرسچن بک ڈپو لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی دینی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انڈیا اور مسیحی سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔

منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور ہر دو میں اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲/ سے لیکر ۵ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی سٹی پریس الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۸/

ہندوستان پنجاب سے معہ " ۳/

غیر ملک سے " " ۴/۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	۸/	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	۱۰
	۱۵	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ / ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برادرز چھپا